تحریر: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب

سود کی اخروی سزائیں

گزشتہ سے پیوستہ

ریاض یونیورسٹی

دنیوی سزاؤں کے ساتھ ساتھ سودی کاروبار کرنے والوں کو آخرت میں بھی متعدد سزائیں ملیں گی۔ ان سزاؤں میں سے ایک سزا یہ ہے کہ روز قیامت انہیں مخبوط الحواس کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "**الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس**"۔ جو لوگ سود خوری کرتے ہیں وہ قیامت کے روز اس شخص کی سی حالت میں اٹھیں گے جسے شیطان نے اپنے کچوکوں سے مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔

امام طبری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں "سود خور جب اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے ہوش وحواس گم ہو چکے ہوں گے اور ان کی کیفیت اس شخص کی سی ہو گی جسے شیطان نے اپنے لپیٹ میں لے کر فاترالعقل بنا دیا ہو" (۲)

امام طبری نے اس ضمن میں حضرت سعید بن جبیر کا قول بھی نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: "سود خور ایسی حالت میں اٹھے گا کہ اس پر پاگل پن کا دورہ پڑا ہو گا اور وہ ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہو گا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں "قیامت کے روز سود خوروں کی علامت یہ ہو گی کہ وہ اپنی عقلوں پر شیطان کے تسلط کی وجہ سے پاگلوں کی سی باتیں کر رہے ہوں گے" (۳)۔

حافظ ابوالقاسم غرناطی لکھتے ہیں:

"مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سود خور حشر کے دن مجنونوں اور پاگلوں کی طرح اٹھیں گے" (۴)۔

ان سزاؤں میں سے ایک سزا یہ بھی ہے کہ سود خوروں کو خون کی ایک نہر میں کھڑا کیا جائے گا اور ان کے منہ میں پتھر پھینکے جائیں گے۔ امام بخاری حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روائت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے رات خواب میں دو آدمیوں کو دیکھا۔ وہ مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ چلتے چلتے ہم خون کی ایک نہر کے پاس آگئے جس میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ نہر کے کنارے ایک دوسرا آدمی بھی مجھے نظر آیا جس کے ہاتھ میں پتھر تھے۔ نہر والا آدمی جب اس سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ میں پتھر پھینکتا اور اسے اپنی پہلی جگہ پر لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ باہر نکلنے کی کوشش کرتا اس کے منہ میں پتھر پھینکتے اور ... واپس اپنی جگہ پہنچ جاتا۔ میں نے پوچھا یہ سب کچھ کیا ہے؟ مجھے کہا گیا: نہر کے اندر والا آدمی سود خور ہے (۵)۔

اسی طرح سود کی مقرر کردہ سزاؤں میں سے ایک سزا یہ بھی ہے کہ سودی لین دین کرنے والوں کے پیٹ پھول کر مکانوں کی طرح ہو جائیں گے اور ان کے اندر سانپ پھرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

امام ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے معراج کی رات کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کے پیٹ پھول کر گھروں کی طرح ہو چکے تھے اور ان کے اندر بڑے بڑے سانپ نظر آرہے تھے۔

میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟

کہا: یہ سود خور ہیں"۔

سودی معاملات میں ہر قسم کے تعاون کی حرمت: اسلام نے نہ صرف سودی لین دین کو حرام قرار دیا ہے بلکہ سودی کاروبار میں ہر قسم کی معاونت کو بھی حرام کیا ہے۔ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روائت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہی دینے والے سب پر لعنت کی اور فرمایا: یہ سب برابر کے مجرم ہیں" (۷)۔

چنانچہ صرف سود کھانے اور کھلانے والے ہی لعنت کے مستحق نہیں بلکہ سود کے کاغذات تیار کرنے والے اور اس سلسلے میں بطور گواہ اپنے دستخط کرنے والے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں ملعون ہے۔

امام نوی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سودی کاروبار کرنے والوں کے لئے کسی قسم کی تحریر میں مدد دینا یا ان کے معاملات میں گواہ بننا حرام ہے۔ واللہ اعلم" (۸)۔

اسی پر قیاس کرتے ہوئے علمائے امت نے کسی سودی ادارے کو کرائے پر جگہ دینا یا اس کی پبلسٹی اور تشہیر میں معاونت کرنا یا کوئی بھی ایسا عمل کرنا جس میں سودی کاروبار کی مدد ہو حرام قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حواشی

(۱) البقرہ ر ۲۷۵۔

(۲) تفسیر طبری: ۶ ر ۸۔

(۳) تفسیر طبری: ۶ ر ۸۔

(۴) کتاب التسیل لعلوم التنزیل: ۱ ر ۱۶۷ مطبوعہ دار الکتب الحدیثہ۔ مصر تحقیق محمد عبدالمنعم

(۵) صحیح بخاری۔ کتاب البیوع۔ باب آکل الربا وشاھدہ وکاتبہ۔

(۶) سنن ابن ماجہ۔ کتاب التجارات۔ باب التغلیظ فی الربا۔ ۲ ر ۷۶۳ مطبوعہ عیسیٰ بابی۔ تحقیق محمد فواد عبدالباقی۔

اس حدیث کو امام احمد نے بھی اپنی مسند میں روائت کیا ہے۔ ملاحظہ ہو جلد دوم ۳۵۳، ۳۶۳ طبع المکتب الاسلامی بیروت۔

حافظ منذری نے الترغیب والترھیب میں اس حدیث کو روائت کرنے کے بعد لکھا ہے "امام احمد نے ایک طویل حدیث میں یہ نص ذکر کی ہے۔ ابن ماجہ نے اسے مختصراً روائت کیا ہے۔ اصبہانی نے بھی اسے روائت کیا ہے۔ سب نے علی بن زید عن ابی الصلت عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے اسے روائت کیا ہے۔ منذری نے اس حدیث کے سلسلے میں سکوت فرمایا ہے۔

حافظ ہیثمی نے بھی یہ روائت مجمع الزاوائد میں ذکر کی ہے۔ اور کہا ہے "اس حدیث کو امام احمد نے ایک طویل روائت میں ذکر کیا ہے۔ ابن ماجہ نے اختصار سے ذکر کیا ہے۔ اس میں راوی علی بن زید ہے جس کے بارہ میں محدثین نے کلام کی ہے۔ ضعف اس پر غالب ہے" (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ کتاب البیوع۔ باب ماجاء فی الربا۔ ۴ ر ۱۱۷)

(۷) صحیح مسلم۔ کتاب المساقاۃ۔ باب لعن آکل الربا وموکلہ۔ حدیث نمبر ۱۵۹۸۔ ۳ ر ۱۲۱۹۔

(۸) شرح نووی صحیح مسلم: ۱۱ ر ۲۶۔